مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

(A Central University established by an Act of Parliament in 1998)

(Accredited with Grade "A" by NAAC)

نئ تعلیمی پالیسی۔2020اور قومی ترقیاتی مشن کے حصول میں اردوذریعہ تعلیم کا کردار

NEP 2020 and Role of Urdu Medium Education in Achieving National Developmental Goals

(مالی تعاون قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، حکومتِ ہند، نئ دہلی)

3 اور 4 فروری 2022

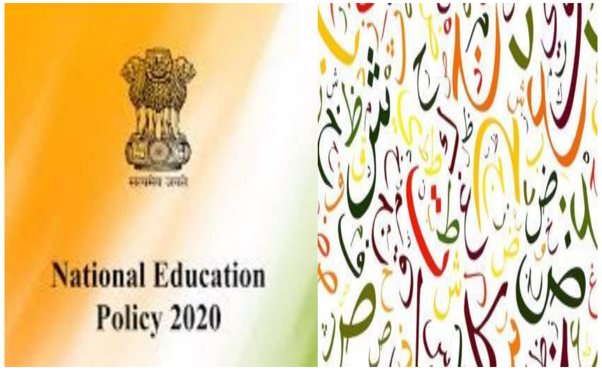

ریجنل سینٹر اور کالج آف ٹیچر ایجو کیشن

بھوپال

نوٹ: کوئی رجسٹریشن فیس عائد نہیں ہے

سیمینار کے بارے میں

تعلیمی پالیسی کسی بھی ملک کے لیےایک حسین خوابوں کا مرقع ہوتی ہے۔ہندوستان کی نئ تعلیمی پالیسی 2020 ملک کی نئ نسل کے لیے ایک حسین خواب کی مانند ہے۔اس پالیسی کا مقصد مختلف اقدامات کے ذریعے 2030 تک پوری اسکولی تعلیم کے لیے 100 فیصد مجموعی داخلہ تناسب (Gross Enrolment Ratio) حاصل کرنا ہے۔ ہندوستان میں اردو بولنے والوں کی تعداد تقریباً 5.2 کروڑ ہے۔ جو کہ ہماری مجموعی آبادی کا 5.2 فیصد ہے۔ پارلیامنٹ میں پیش کئے گئے ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں اردو میڈیم اسکولوں کی تعداد 28,276 ہے۔ان میں 16,382 اسکول مختلف ریاستی حکومتوں کے ماتحت چل رہے ہیں۔ان اسکولوں میں 35,23,243 طالب علم درجہ اوّل سے درجہ آٹھ تک میں انرولڈ ہیں۔ جن میں لڑکیوں کا تناسب 55 فیصد ہے جو لڑکوں کے 45 فیصد تناسب سے زیادہ ہے۔اردو میڈیم طلبا کی مجموعی تعداد میں سے صرف 4 فیصد طلبا ہی مدارس میں پڑھتے ہیں۔انہیں میں سے کچھ مدارس میں Madarsa Modernization Scheme کے تحت دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم بھی فراہم کی جارہی ہے۔اردو کی تہذیبی قدرو قیمت نا قابل تردید ہے لیکن ذریعہ تعلیم کے طور پر اکثر اس کی قدرو قیمت اور عصری معنویت سوالوں کے گھیرے میں رہتی ہے۔ بالخصوص روزگار کے تعلق سے شدید نکتہ چینی کا سامنہ کرنا پڑتا ہے۔ حتّٰی کے اردو کے اساتذہ اور ادیب بھی اپنے بچوں کو اردو میڈیم اسکول میں داخل کرانے میں عار محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اردو ذریعہ تعلیم بازار کی مانگ کو پورا کرنے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہے۔اردو ذریعہ تعلیم میں معیار وافضیلت کو برقرار رکھنا ایک پیچیدہ مسئلہ ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی سچ ہے کہ افضیلت کی بحالی ہی وہ واحد آلہ ہے جس کے ذریعہ درپیش چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔اب تک مسلمان بالعوم اور اردو داں بالخصوص تعلیم کے میدان میں پسماندگی کا شکار ہیں۔

اردو ذریعہ تعلیم میں افضیلت کا مسئلہ پیچیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ گہرائی اور گیرائی کا حامل بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو "ذریعہ تعلیم" کے طور پر تبھی قابل قدر مقام حاصل کر سکتی ہے جب اس کے فارغ التحصیل طلبا پورے طور پر ملازمت کے قابل ہوں گے۔ یہ سوال بڑا ہی اہم ہے کہ اردو میڈیم کے طلبا کو کیسے حصولِ روزگار کے لائق بنایا جائے؟ یہ حقیقت بھی ذہن میں رہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے اس کی اہمیت کی تفہیم ایک بنیادی تقاضہ ہے اور یہ تقاضہ اس وقت پورا ہو سکتا ہے جب طالبِ علم اس زبان میں تعلیم حاصل کرے جسے وہ اچھی طرح سمجھتا ہو۔مادری زبان کی اس اہمیت کے پیش نظر یونیسیف (UNICEF)، آئین ہند، این سی ای آر ٹی (NCERT) کا مرتب کردہ خاکہ 2005، ماہرین تعلیم اور عالمی سطح کے تعلیمی اور فلاحی ادارے بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دینے کے سفارش کرتے ہیں۔

سچر کمیٹی رپورٹ کے مطابق مسلمان اپنے ہم وطنوں سے زندگی کے ہر شعبے میں پیچھے ہیں۔ دوسری طرف قومی ترقیاتی مشن کے ہدف کے مطابق ہندستان میں سبھوں تک تعلیم کی رسائی کو یقینی بنانا ہے۔اس پس منظر میں ہم یہاں یہ دیکھنے کی کوشش کریں گے کہ اردو میڈیم اسکول اور مدارس قومی ہدف کو حاصل کرنے میں کسی حد تک اپنا کردار نبھا رہے ہیں۔

مسلمانوں میں ایک بڑی تعداد ایسے بچوں کی بھی ہے جو نہ تو تعلیم کے لیے انگریزی اسکول میں جاتے ہیں اور نہ ہندی میڈیم میں داخل ہوتے ہیں، بلکہ دینی مدارس کا رخ کرتے ہیں۔ مدرسوں میں تعلیم پانے والے بچے ان سہولیات سے محروم رہتے ہیں جن کے توسط سے روزگار پر مبنی جدید تعلیم کی رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ یہی موقف عورتوں اور دیہاتی بچوں کے لیے صادق آتا ہے۔ متوسط اور ادنٰی طبقات کے بچوں کی تعلیمی ضروریات بھی اعلٰی طبقہ کے بچوں کے مقابلے میں قطعی مختلف ہوتی ہے۔ایک مخصوص زبان کی محبت کے واسطے روزگار مارکیٹ کی ثقافت تبدیل نہیں ہو سکتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ وہ راستے تلاشے جائیں جس سے اردو میڈیم طلبا کی روزگار مارکیٹ میں رسائی آسان اور دعویداری مستحکم ہو جائے۔اس تعلق سے لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ روزگار مارکیٹ میں طلبا کی بڑھتی قدرو قیمت کے نتیجے میں اردو ذریعہ تعلیم کی مقبولیت میں بھی اضافہ ہو گا۔

مجوزہ سیمنار کا مقصد نئ تعلیمی پالیسی کے ضمن میں قومی ترقیاتی مشن (National Developmental Goals) میں اردو میڈیم تعلیم اور مدارس کا کیا رول ہے۔ بالعموم اعلٰی تعلیم اور بالخصوص اردو میڈیم تعلیم کو ان اداروں نے کس حد تک وسعت بخشی ہے۔اس ضمن میں مندرجہ ذیل عناوین کے تحت مسائل زیر بحث لائے جاسکتے ہیں۔ مجوزہ دو روزہ سیمنار روزانہ چار اجلاسوں پر مشتمل ہو گا۔

سیمینار کے مقاصد

-1 نئی تعلیمی پالیسی کے حوالہ سے اردو میڈیم اسکولوں کے ممکنہ کردار کا لائحہ عمل تیار کرنا۔
-2 نئی تعلیمی پالیسی کے ضمن میں اردو میڈیم اداروں میں پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے روشن مواقع متعین کرنا۔
-3 قومی ترقیاتی مشن کے حصول میں مختلف اردو اداروں کے کردار کو واضح کرنا۔
-4 مدارس اور اردو میڈیم اداروں کو غیر رساں طبقات تک رسائی کے ایک آلہ کے طور پر متعارف کرنا۔
-5 اردو ذریعہ تعلیم میں اختصاص کی گنجائش وامکانات کی نشاندہی کرنا۔

مقالے کے موضوعات

1) نئی تعلیمی پالیسی اور مادری زبان میں تعلیم کی اہمیت
2) سماج کے متوسط اور پسماندہ طبقوں کی روزگار سے منسلک تعلیمی ضروریات: نئی تعلیمی پالیسی کے خصوصی حوالے سے
3) قومی ترقیاتی مشن میں اردو میڈیم تعلیم اور مدارس کا کردار۔ غیر رساں تک رسائی کا ایک بہترین آلہ
4) قومی ترقیاتی مشن کے حصول میں اردو یونیورسٹی، NCPUL، NIOS، مدرسہ بورڈ وغیرہ کا کردار
5) اردو زبان کا پیشہ وارانہ اور تکنیکی تعلیم سے رشتہ
6) مدرسوں میں عصری تعلیم 'بنیادی وسیلے کے طور پر
7) اردو ذریعہ تعلیم میں اختصاص، گنجائش اور امکانات
8) نتائج پر مبنی تعلیم (Outcome based Learning)
9) اردو میڈیم اداروں میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم اور تربیتی مواقع: ممکنہ راستے (Avenues)
10) آتم نربھر بھارت کے تشکیل میں مدارس اور اردو میڈیم اسکولوں کا ممکنہ کردار

اہم تاریخیں

خلاصہ جمع کرنے کی آخری تاریخ:	15جنوری 2022
قبولیت کی تصدیق:	17جنوری 2022
مکمل مقالہ جمع کرنے کی آخری تاریخ:	22جنوری 2022
مقالہ کی منظوری کی اطلاع:	25جنوری 2022

رجسٹریشن اور مقالہ جمع کرنے کے لیے ہدایات

نیچے دیے گئے لنک پر کلک کرکے سیمینار کے لیے رجسٹر کریں:
https://forms.gle/ghdmvEXbNF8oxnHm9

-1 خلاصہ 200سے 300الفاظ کا ہونا چاہیے، اور مقالہ 3500الفاظ تک کا ہونا چاہیے۔ 4سے 5کلیدی الفاظ ہونے چاہیے۔
-2 مقالہ ایم ایس ورڈیا ان پیج اردو فارمیٹ میں ٹائپ کیا جائے۔
-3 فونٹ کا سائز 14ہونا چاہیے۔
-4 حوالہ دینے کے لیے APA فارمیٹ استعمال کریں۔
-5 سیمینار آن لائن اور آف لائن دونوں طریقوں سے منعقد کیا جائیگا۔

مقالہ جمع کرنے کے لیے ای میل آئی ڈی:
nep20urduedundg@gmail.com

مراکز کے بارے میں: ریجنل سینٹر، بھوپال 'مولانا آزار نیشنل اردو یونیورسٹی کا قیام فروری 2005 میں وسطی ہندوستان کی اردو آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا۔ ریجنل سینٹر، بھوپال کا دوئرہ کار مدھیہ پردیش اور چھتّیس گرھ تک پھیلا ہوا ہے۔ فی الوقت ریجنل سینٹر، بھوپال کے ماتحت اردو یونیورسٹی کے کئی Learner Support Centres مدھیہ پردیش کے مختلف اردو آبادی والے علاقوں میں قائم ہیں۔

کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کا ایک جزوی کالج ہے اور اس وقت پرانے بھوپال شہر میں واقع ہے۔ یہ کالج ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر اردو میڈیم اساتذہ کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے سال 2007 میں شروع ہوا تھا۔

اعلیٰ سرپرست

پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

سرپرست

پروفیسر رحمت اللہ، پرو-وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

پروفیسر محمد رضا اللہ، ڈائریکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

کنوینر

ڈاکٹر محمد احسن، ریجنل ڈائریکٹر، مانو، بھوپال

کوآرڈینیٹرز

پروفیسر نوشاد حسین، پرنسپل، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال

سادات خان، اسسٹنٹ ریجنل ڈائریکٹر، مانو، بھوپال

ایڈوائزری کمیٹی

پروفیسر عبدالرحیم، ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی اور ڈاکٹر خان شہناز بانو

تکنیکی کمیٹی

شبیر احمد، سید محمد کہف الوریٰ اور ڈاکٹر ترنم خان

تنظیمی کمیٹی

ڈاکٹر شاکروی، ڈاکٹر آفاق ندیم خان، ڈاکٹر رفید علی، ڈاکٹر جینا کے جی، ڈاکٹر ذکی ممتاز، ڈاکٹر شبانہ اشرف، ڈاکٹر بھانو پرتاپ پریتم، ڈاکٹر اندرجیت دتّا، ڈاکٹر نیتی دتّا، ڈاکٹر شیخ عرفان جمیل، ڈاکٹر روبینہ خان، عابدہ شبنم، ڈاکٹر ترنم خان، ڈاکٹر ناہید جہاں صدیقی، صیف الدین انصاری، فہیم محمد خان، احمد حسین محمد مشتاق عالم، زونورین عثمانی، بلال احمد کلہ، محمد محسن، سید علی اقبال، قمرالزمان انصاری، شبیر احمد، فضل الرحمان اور ندیم عثمانی